سوال

(193)ختنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریڈفورڈ سے عبدالحمید قاسم لکھتے ہیں: ختنے کی شرعی حیثیت کیا ہے اوبچے کا ختنہ کس عمر میں کرنا چاہئے؟ اس بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ختنہ ان امور میں سے ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے فطرت سے قرار دیا ہے۔ وہ امور جنہیں بنیادی فطرت سے قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہے۔ وہ ایمان و یقین ہے۔ وہ ایمان ہے جس سے دل کے اندر تزکیہ وصفائی پیدا ہویا وہ صفات جن کے ذریعے انسان کے قلب وذہن میں طہارت وپاکیزگی پیدا ہو۔ انہیں فطرت ایمانی سے قرار دیا جاسکتا ہے۔ مگر جسمانی فطرت یا وہ امور جن کا تعلق ظاہر وبدن سے ہے جیساکہ حضرت عمار بن یاسرؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''من الفطرة المضمضة والاستنشاق وقص الشارب والسواک وتقلیم الاظافر ونتف الابط والاستمداد والاختتان۔'' (سنن ابن ماجہ للالبانی ابواب الطہارة ص ۵۹ رقم الحدیث ۲۹۲)

''یعنی فطرت میں سے جو کام ہیں ان میں کلی کرنا 'ناک صاف کرنا 'مونچھوں کا کاٹنا 'ناخن کاٹنا 'بغل کے بالوں کو صاف کرنا 'زیرناف بالوں کا صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔''

ختنے کی شرعی حیثیت کے بارے میں فقہاء وعلماء کی مختلف آراء ہیں بعض اسے واجب قرار دیتے ہیں جب کہ بعض کے نزدیک یہ سنت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام حسن بصری اور بعض حنبلی علماء کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام مالکؒ امام احمدؒ اور امام اوزاعیؒ کے نزدیک یہ واجب اور ضروری ہے۔

ختنے کو سنت قرار دینے والوں کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت شداد بن اوس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''الختان سنة للرجال مکرمة للنساء،'' (مرفوعا عن ابن عباس واسامة وابی ابوب بیہقی ۳۲۵/۸ العلل لابن ابی حاتم ۲/۲۴۷)

حضرت امام حسن بصری یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو لوگ ایمان لائے ہیں ان میں سفید سیاہ فام رومی فارسی اور حبشی ہر قسم کے لوگ تھے مگر آپ ﷺ نے ان کے اسلام قبول کرنے سے قبل کبھی یہ تفتیش نہیں فرمائی تھی کہ ان کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں۔

ختنہ کو واجب کہنے والے کی پہلی دلیل یہ حدیث ہے جسے ابوداؤد نے حضرت عثیر بن کلیب نے عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب میں مسلمان

ہو کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''الق عنک شعر الکفر واختتن۔ ''(ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل رقم ۳۵۶۔)

''کہ کفر کی حالت کے بالوں کو صاف کرواور ختنہ بھی کرو۔''

دوسری دلیل امام زہریؒ کی یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''من اسلم فلیختتن وان کان کبیرا''

''کہ جو مسلمان ہوا سے ختنہ کرنا چاہیئے خواہ وہ عمر میں ہی کیوں نہ ہو۔''

حضرت امام مالکؒ کا اس بارے میں کافی سخت موقف ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی کا ختنہ نہ ہوا ہو' نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

کیوں کہ ان کے نزدیک ختنہ کے بغیر صحیح طہارت وصفائی کا قائم رکھنا ممکن نہیں اور ظاہر ہے جب صفائی اور طہارت نہیں ہوگی تو نماز کیسے ہوگی اور جس آدمی کی نماز نہیں اس کی گواہی بھی قابل قبول نہیں ہوسکتی۔ اگر اس کی اپنی نماز درست مان بھی لی جائے تب بھی امامت کے لئے ایسا شخص مناسب نہیں۔

امام ترمذیؒ نے حضرت ابوایوبؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اربع من سنن المرسلین الختان والتعطر والسواک النکاح۔ ''(مشکوٰۃ کتاب الطھارۃ باب السوال الفصل الثانی رقم ۳۸۲' ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء فی فضل التزویج والحث علیہ ۱۰۸۲

''چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت میں سے ہیں ختنہ' خوشبو' مسواک اور نکاح۔''

(ترمذی میں ''الختان'' کی بجائے ''الحیاد'' کے لفظ ہیں۔)

ان تمام روایات کا جائزہ لیا جائے تو یہ موقف قوی نظر آتا ہے کہ ختنہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ یہ عام سنتوں کی طرح نہیں ہے کیوں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کا حکم دیا اور اسے فطرت میں سے قرار دیا اور اسے اسلام کا شعار بھی قرار دیا جاسکتا ہے اور مردوں کے لئے خاص طور پر یہ بہت اہم ہے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ بچوں کا ختنہ کس عمر میں کرانا چاہیئے تو اس بارے میں سنت میں عمر کی کسی حد کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر کسی عمر میں بھی ختنہ کیا جاسکتا ہے لیکن چونکہ اس کا تعلق فطرت اور جسمانی طہارت سے ہے اس لئے بلوغت سے پہلے پہلے ہی ختنہ کرنا قرین عقل وقیاس ہے۔تاکہ دینی فرائض کی ادائیگی کے وقت وہ روحانی اور جسمانی طور پر تیار ہو۔

ویسے پیدائش کے کچھ دنوں کے بعد ختنہ کرنا افضل ہے ایک تو اس کا تکلیف کا زیادہ احساس نہیں ہوتا' دوسرا بڑا یا بالغ آدمی ختنہ کرنے یا ذکر سے بعض اوقات تھوڑی سے شرم بھی محسوس کرتا ہے اسلئے' بچپن میں کرنا ہی اچھا ہے۔ ہاں جو شخص نیا مسلمان ہوا ہو وہ جس عمر میں اسلام لایا اسی عمر میں اس کا ختنہ ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص418

محدث فتویٰ